سوال

(198) عرفہ کا روزہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیف الرحمن صدیقی بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ عرفہ کا روزہ نویں ذوالحجہ کو رکھنا چاہیے یا جس دن سعودیہ میں عرفہ کا دن ہوتا ہے خواہ ہمارے ہاں ذوالحجہ کی سات یا آٹھ تاریخ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے گزشتہ اور آیندہ سال کے گناہ معاف ہوجاتی ہیں۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رحمت ہیں اور آسان دین لے کر آئے ہیں اس رحمت اور آسانی کا تقاضا یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ نویں ذوالحجہ رکھا جائے سعودیہ میں یوم عرفہ کے ساتھ اس کا مطابق ہونا ضروری نہیں اس کی درج ذیل وجوہات ہیں: میں نے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں خود اس روایت کو دیکھا ہے لیکن اب اس کا حوالہ مستحضر نہیں اس روایت میں یوم عرفہ کے بعد الیوم التاسع کے الفاظ ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھا جائے۔ تیسرا اور رحمت کا تقاضا اس طرح ہے کہ اس امت کو عبادت کی بجاآوری میں اپنے احوال وظروف سے وابستہ کیا گیا ہے اگرچہ آج ہم سائنسی دور سے گزر رہے ہیں لیکن آج سے چند سال قبل معلومات کے یہ ذرائع یسر نہ تھے جن سے سعودیہ میں یوم عرفہ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے اب بھی دیہاتوں اور دوردراز کے باشندوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ سعودیہ میں یوم عرفہ کب ہے تاکہ اس دن روزے کا اہتمام کریں لہذا اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے نویں ذوالحجہ کا تعین کرکے عرفی کا روزہ رکھ لیا جائے۔ روئے زمین پر ایسے خطے موجود ہیں کہ سعودیہ کے لحاظ سے یوم عرفہ کے وقت وہاں رات ہوتی ہے ان کے لیے روزہ رکھنے کا کیا اصول ہوگا؟ اگر انہیں عرفہ کے وقت روزہ رکھنے کا پابند کیا جائے تو وہ رات کا روزہ رکھیں گے حالانکہ رات کا روزہ شرعاً ممنوع ہے اور اگر وہ اپنے حساب سے روزہ رکھیں گے تو عرفہ کا وقت ختم ہوگا اس لیے آسانی اسی میں ہے کہ اپنے حالات وظروف کے اعتبار سے روزہ رکھ لیا جائے ہمارے ہاں پاکستان میں عرفہ کو سات یا آٹھ ذوالحجہ ہوتی ہے کچھ مغربی ممالک ایسے بھی ہیں کہ وہاں یوم عرفہ کو ذوالحجہ کی دس تاریخ ہوتی ہے اگر سعودیہ ے اعتبار سے انہیں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا مکلف قرار دیا جائے تو وہ اپنے لحاظ سے دس ذوالحجہ کا روزہ رکھیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لہذا ضروری ہے کہ ہم اپنے حساب سے نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھیں۔ ہمارے اور سعودیہ کے طلوع وغروب میں دو گھنٹے کا فرق ہے اگر عرفہ سے وابستہ کردیا جائے تو جب ہم روزہ رکھیں گے تو اس وقت سعودیہ میں یوم عرفہ کا آغاز نہیں ہوا ہوگا اسی طرح جب ہم روزہ افطار کریں گے تو سعودیہ کے لحاظ سے یوم عرفہ ابھی باقی ہوگا یہ الجھنیں صرف اس صورت میں دور ہوسکتی ہیں کہ ہم اپنے روزے کو سعودیہ سے وابستہ نہ کریں بلکہ اپنے حساب سے نویں ذوالحجہ کا تعین کرکے روزہ رکھ لیں۔

ان وجوہات کا تقاضا ہے کہ عرفہ کا روزہ ہم اپنے لحاظ سے نویں ذوالحجہ کو رکھ لیں خواہ اس وقت سعودیہ میں یوم عرفہ ہو یا نا ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:220